شاہد پرویز

یوں کوہِ ولایت سے اڑا شاہدِ پرویز
شہباز کے شہپر میں بھری بادِ فلک خیز
اب ایسا کوئی پھر نہ بجائے گا کہیں ساز
ایسی نہ کہیں ہوگی کسی تار میں آواز
مضراب کے ہر بول میں بجلی ہے چمکتی
راگوں کے چلن میں ہے عجب آگ دہکتی
لے کاری قیامت ہے، غضب کی ہے تہائی
یہ بات کسی اور کے قابو میں نہ آئی
ایسا نہ زمانے میں کوئی پاؤ گے تیار
سازندہ کہیں ہوگا نہ ایسا کوئی ہشیار
تانوں کے برتنے میں سروں کی ہے صفائی
یہ بات رقیبوں کو کہیں ہاتھ نہ آئی
کیا موج ہے کیا لہر ہے کیا تند ہے خیزاب
ہوگا نہ مقطر کوئی اسطرح کا پھر آب
سُر تال کے کھلتے ہیں جو سو طرح کے بوٹے
آ کر کوئی گُل وادیٔ فنکار میں لوٹے
سنگیت سنگھاسن کا یہ سمراٹ رتن ہے
صدیوں میں کہیں جا کے جو سجتا ہے چمن ہے

ع ز۔ وارِدؔ

18 July 2011

استاد شاہد پرویز پر لکھی یہ میری دوسری نظم ہے- آج بتاریخ 18 July 2011 میں YouTube پر انکی ایک نجی محفل میں بجایا ہوا یمن سن رہا تھا جسکا link حسبِ ذیل ہے :

http://youtu.be/EODJwEvGtLc

اس چیز کی ریکارڈنگ تو معمولی ہے اور طبلہ نواز بھی بس یونہی ہے لیکن جاننے والے اس بندش میں استاد شاہد پرویز کی تانکاری ذرا ملاحظہ کریں- میں خوش قسمتی سے اس عظیم فنکار کی صحبت میں اپنا ستار لیکر چند بار بیٹھا ہوں- اس نظم کا پہلا شعر شاید ذرا توضیح طلب ہے- شاہد پرویز استاد ولایت خان کے چچا وحید خان صاحب کے پوتے ہیں اور خود وہ ولایت خان صاحب کی عظمت کے قائل ہیں اور انکا ستار ولایت خانی باج پر مبنی ہے ، اسی لئے میں نے کہا کہ وہ کوہِ ولایت پر متمکن وہ شہباز ہیں جسکے پروں میں اوپر اٹھنے کے لئے ایک فلک خیز ہوا بھری ہوئی ہے- اگرچہ امداد خانی گھرانے کے دوسرے افراد جیسے نشاط خان اور ارشاد خان بھی لاجواب ستار بجا رہے ہیں لیکن استاد شاہد پرویز کی بات کچھ اور ہی ہے- میری دوسری نظم بھی ملاحظہ فرمایئے گا جو انکی شان میں اس سے پیشتر میں نے لکھی تھی- یہ زیرِ نگاہ نظم میں نے تقریباً آدھ گھنٹے میں لکھی ، اور لکھنے کی وجہ یہی تھی کہ اسکا پہلا شعر ذہن میں وارِد ہوا تو پھر مجبوراً نظم مکمل کرنے کی ضرورت درپیش ہوگئی- ع ز وارِدؔ